ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اخبار

ایڈیٹر محمد یوسف

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا (۲) سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا (۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا

یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ

نور

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ضوابط

چندہ سالانہ عوام ۳ روپے

〃 ششماہی 〃 〃 ۲ آنے

چندہ سالانہ سرپرستوں سے ۱۰ روپے

〃 〃 امراء 〃 ۵ روپے

〃 〃 ممالک غیر 〃 ۸ شلنگ

نمبر ۲

جلد ۲۲

۱۷/ستمبر ۱۹۳۰ء

تبلیغ کیلئے بے نظیر کتابیں

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب - یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جسمیں ہندوؤں کے کل عقائد وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو رکھشا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے شری گورو گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان کی بزور تردید کی ہے برخلاف اس کے مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل وجان سے قائل تھے، مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان، (۶) عقیدہ ملائکہ، (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل و مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے نہایت زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ مگر نور کے خریداران سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

ہندو دھرم کی حقیقت - یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں، اسلئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں، (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں، (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور بادنے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی گواہی، (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی آراء، گویا وہ ہندوؤں کی کتب کثیرہ جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں، اور آجتک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نور - قادیان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

دُنیا میں کیا ہو رہا ہے؟

—— مسٹر گاندھی نے اپنے ایک اُپدیش میں یہ کہا کہ مجھے پتہ نہیں لگتا۔ کہ کس نے یہ رواج چلایا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کا میلا اٹھایا کرے۔ اور جو میلا اُٹھاوے وہ سب سے گھٹیا درجہ کا انسان سمجھا جائے، جس شخص نے یہ رواج چلایا، اُس نے انسانیت کا بہت بُرا کیا، ہر ایک شخص کو اپنا میلا آپ اُٹھانا چاہیئے تھا۔

—— لندن میں ایک گرل سکول کی اُستانی کو اس بات پر قید کی سزا دی گئی ہے کہ اس نے بیمار لڑکیوں کی اچھی طرح سے نگہبانی نہیں کی۔ جس کے سبب سے اُن کی موت ہو گئی۔

—— ایک انگریز افسر انبالہ جیل میں مسٹر پٹیل کی صحت کا پتہ لینے گئے، مسٹر پٹیل ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اُنھوں نے اُن کے ساتھ ہاتھ ملانا چاہا۔ مگر افسوس اس افسر نے یہ کہہ کر ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا کہ تم بادشاہ کے دشمن ہو۔ اس پر مسٹر پٹیل نے اس افسر کو اپنا حال بتانے سے انکار کر دیا۔ اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اس افسر کے نام مسٹر پٹیل نوٹس دینے والے ہیں۔ کہ وہ اپنی اس ناجائز حرکت کیلئے معافی مانگیں، ورنہ ان پر ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا جائیگا۔

—— بھگت سنگھ ہڑتال کے دن لاہور کے کالجوں پر پکٹنگ کرنیوالی استریوں کو ایک ایک ماہ قید اور پچاس پچاس روپے جرمانہ کی سزا ملی ہے۔

—— بمبئی کی خبر ہے کہ بمبئی پولیس کے سارجنٹ اور ان کی بیوی پر کسی نامعلوم شخص یا اشخاص نے گولی چلا دی۔ دونوں خاوند بیوی زخمی ہو گئے، اور انھیں ہسپتال میں پہونچا دیا گیا۔

—— حال میں سابق شاہ امان اللہ خان نے جنرل نادر خان کی خدمت میں کئی خط لکھے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے یہ چاہا ہے کہ چونکہ میرے پاس جو روپیہ ہے وہ گذارہ کیلئے ناکافی ہے اس لئے کابل میں میری ذاتی جائداد کی آمدنی میرے حوالہ کی جائے۔

—— رنگون کی خبر ہے کہ دو نامعلوم برمی شخصوں نے ایک پارسی لیڈی پر حملہ کیا اور اُسے بیہوش کر کے اُٹھا کر لیگئے اور بُری طرح اسے مارا، پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

بائیبل کی اشاعت

برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی دنیا بھر میں انجیل کی اشاعت کا کام کرتی ہے۔ اس کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے سال اس کی ۱۲ کروڑ ۱۷ لاکھ جلدیں فروخت ہوئیں۔

—— نیویارک کی خبر ہے کہ ایک ہجوم نے وہاں کے ایک حبشی مزارعہ کو کہ جس پر اپنے زمیندار کی دو لڑکیوں پر حملہ کرنے کا الزام تھا۔ جیل سے نکال کر اور اس کی بغلوں میں رسہ ڈال کر درخت سے لٹکا دیا اور گولیوں سے مار ڈالا۔ فوراً جیوری موقعہ پر پہونچی، بیان کیا جاتا ہے کہ حبشی کے بدن پر دو سو ۲۰۰ سے زیادہ گولیاں لگی ہیں، جیل انچارج ڈپٹی رائیسن نے کہا کہ ہجوم کے سرغنے یہ کہکر جیل میں داخل ہو گئے تھے، کہ وہ ایک قیدی لائے ہیں، اور جیل میں داخل ہونے کے ساتھ مقتول قیدی کو گھسیٹ کر باہر لیگئے، اس واقعہ پر گورنر اوکیسن گارڈنر نے کہا کہ یہ واقعہ نارتھ کیرولنا کی بدنامی کا باعث ہے اور ریاست کے دس سالہ کاموں کی شاندار فہرست پر سیاہ دھبہ ہے، حکومت مجرموں کا پتہ لگا رہی ہے۔

—— لارڈ اروِن صاحب ان دنوں اس سے پہلے آٹھ آرڈیننس جاری کر چکے ہیں، اب تازہ خبر یہ ہے کہ انھوں نے لوکل گورنمنٹوں کو یہ اختیارات دیدیئے ہیں کہ جن انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہو۔ ان کی ملکیت میں اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ہو تو اسے وہ اپنے قبضہ میں کر سکیں، یا اٹھا کر لے جا سکیں۔

اس آرڈیننس کا نام خلاف قانون انجمنوں کا آرڈیننس رکھا گیا ہے۔

—— لاہور۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پچھلے دنوں امپرس روڈ پر گولی چلنے کا واقعہ ہوا ہے مسٹر سمائتھ جو پنجاب پولیس کے سارجنٹ ہیں گزشتہ رات اپنے بنگلے کے سامنے جو کہ امپرس روڈ پر واقع ہے پھر رہے تھے، تقریباً سوا گیارہ بجے رات جبکہ وہ اپنے سونیوالے کمرے کی طرف جا رہے تھے کسی نے ان پر پستول سے فائر کیا، نشانہ خطا گیا، اور آپ بچ گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور سائیکلوں پر سوار تھے، اور ریوالوروں سے مسلح تھے، جو کہ وہاں سے بھاگ گئے۔

—— پشاور۔ پشاور ضلع میں جو حکم جاری کیا گیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

برٹش آفیسر دو یا زیادہ کی تعداد میں مسلح ہو کر پشاور شہر میں جائیں۔ اور وہ موٹر یا کسی اور سواری پر ہوں، انگریز عورتوں کو ابھی شہر جانے کی مطلقاً اجازت نہیں۔

—— کلکتہ۔ ۲۰ ستمبر تک بنگال میں ۲ ہزار چھیالیس کانگریسی رضاکار اور ستیہ اگرہی معافیاں مانگ کر رہائی حاصل کر چکے ہیں، انھوں نے اس امر کا تحریری وعدہ دیا کہ آئندہ سول نافرمانی کی تحریک میں ہم کوئی حصہ نہ لیں گے۔

—— شملہ میں زبردست افواہ پھیل رہی ہے کہ سر میلکم ہیلی کے آئندہ وائسرائے بننے کا امکان ہے۔

پہلی خوشخبری

خاکسار ایڈیٹر نور فرقان حمید کے ہندی ترجمہ میں ہمہ تن مصروف ہے امید کہ انشاء اللہ دس بارہ روز تک تیسواں پارہ بھی ختم ہو جائیگا۔ دوست خصوصیت سے دعا کریں کہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے اور میں جلد سے جلد اس کار خیر کو سرانجام دے سکوں۔

دوسری خوشخبری

نور کے آئندہ پرچہ میں ایک معزز سکھ سردار کا ایک نہایت ہی زبردست مضمون شائع ہوگا، دوست خصوصیت سے اس کا انتظار کریں۔ اور یہ قابل قدر مضمون اپنے سکھ دوستوں کو بھی دکھلائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نبی کریم صلعم کی قوت قدسی اور اسکی تاثیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایسی عظیم الشان آسمانی قوت اپنے ساتھ لائے جس نے لوگوں کے دلوں میں روحانی رو پیدا کردی، جس نے دنیا کے فساد کو امن سے بدل دیا، اور جس نے جاہلیت کے صنم کدے پر صداقت کا پرچم اڑایا، اس مقدس اور راستبازوں کے سردار کی ایک ایک حرکت اور ایک ایک جنبش لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے دلوں پر منعکس ہوئی اور اس کے شجر اخلاق کی سبز شاخیں پھولتی پھلتی ہوئی دنیا کے چپے چپے پر سایہ افگن ہوگئیں، اور جب عرب کی اجہل قوم کے سامنے حضور کا اسوۂ حسنہ آیا تو اس نے اپنی اعجاز نما کیفیت سے ایک محیر العقول انقلاب پیدا کردیا، آنحضرت کی قوت قدسی کی روشنی میں جاہلیت کے تمام دستور حضور کے قدموں میں پامال ہوگئے، یہ سب کچھ عرب کے ایک کملی پوش شہنشاہ کی ذات اقدس سے ظہور میں آیا جس کی داستان حیات پر نظر ڈال کر انسانی عقل ششدر و حیران رہ جاتی ہے۔

اللہ اللہ کس قدر اعجاز ہے، کیسا عظیم الشان معجزہ ہے کہ جن کے جہل کا طلسم مدتوں نہ ٹوٹا، یک بیک اس روحانی کرنا سے بیدار ہوگئے، کہ مشرق اور مغرب کو تہذیب کا درس دینے لگے، اور دین و دنیا اور حکمت و اخلاق کے ہر شعبہ کو اپنی روحانی روشنی سے منور کردیا، جاہلیت کے وہی فرزند جو بات بات پر بگڑ کر خون کے دریا بہادیتے تھے، اب صلح اور آشتی کے مجسمہ بن گئے، جنکی عقیدت و محبت سے آج لاکھوں اور کروڑوں دل لبریز ہیں، عرب کے خشک اور بے برگ صحرا میں ایک ایسی بجلی گری جو خس و خاشاک کو بھی منور کرگئی، اور اس کی نورانی کرنیں ہند کی دیواروں سے ہسپانیہ کی پہاڑیوں تک قدم قدم پر چمکنے لگیں۔

اگرچہ عالم کی ہدایت کا بار عظیم آپ کے سر پر تھا مگر حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو جناب رسالتمآب سے زیادہ خوش خلق اور خوش مزاج نہیں دیکھا، آپ ہمیشہ مسکراتے رہتے اور ہر شخص سے بہ خندہ پیشانی پیش آتے۔ اور دراصل صحابہ آپ کے نور تبسم سے ہی جیتے تھے، اور اس دلربا تبسم میں ہی ایک مقناطیسی کشش تھی، یہی وہ سحر تھا جس سے آپ کے مخالف بھی رام ہوجاتے تھے، یہ حضور کی قوت قدسی کا ہی نتیجہ ہے کہ آج نہ صرف عرب بلکہ جہاں جہاں اسلام کی شعاعیں پہونچی ہیں، بت پرستی کا نام و نشان ناپید ہوگیا ہے

ڈاکٹر ڈریپر لکھتے ہیں:-

"کہ اشاعت اسلام اور اشاعت مسیحیت میں ایک بڑا اہم فرق ہے مسیحیت کو کبھی اتنی طاقت حاصل نہ ہوئی کہ بت پرستی کا قلع قمع کرسکتی، جس قدر اسکو ترقی ہوئی اسی قدر بت پرستی کا عنصر اس میں زیادہ ملتا گیا، ایک مذہب کی قدیم شکلیں زندہ ہوکر دوسرے مذہب میں آملیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیت بت پرستی کے ساتھ مخلوط ہوگئی لیکن عرب میں (حضرت) محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے قدیم بت پرستی کو ایسا مٹایا کہ اس کا نشان تک باقی نہ رکھا، جن عقائد کی آپ نے اور آپ کے بعد آپ کے جانشینوں نے تلقین کی، ان میں بت پرستی کا ڈھونڈھے سے بھی سراغ نہیں ملتا۔"

ڈاکٹر صاحب نے بجا فرمایا ہے۔ واقعی نبی کریم صلعم کی مقدس تعلیم کے تصدق آج کروڑوں فرزندان اسلام کی گردنیں ایک خدا کے سوا اور کسی ذات کے سامنے نہیں جھکتیں یہ کملی پوش شہنشاہ جس کا تقدس دشمنوں کو بھی شرماتا تھا، فقیر سے لیکر بادشاہ تک میں اسوۂ حسنہ قائم کرنے آیا تھا، اور یہی وجہ ہے کہ اس کی آواز اونچے ہوتے ہی تمام دوسری آوازیں خاموش ہوجاتی تھیں اور اس کے اشارۂ ابرو پر بڑے بڑے شریف اور نجیب اور غیور اور عالی مرتبت ادنیٰ ترین نوکروں کی طرح دوڑتے ہوئے چلے آتے تھے، ایسے انسان کے دل میں اگر وقار منصبی کا خیال پیدا ہوجائے تو عجب نہیں، مگر یہاں کیفیت ہی اور تھی، انکساری کا جذبہ آپ کی زندگی کے ایک ایک سانس کے ساتھ رہتا تھا، ایک فتح مند جرنیل شہر میں جس شان سے داخل ہوتا ہے دنیا جانتی ہے کہ نشۂ شجاعت میں سرشار دل جذبۂ انتقام سے لبریز، اس وقت وہ جو کچھ بھی کر گذرے، جائز بلکہ ضروری سمجھتا ہے مگر یہاں لشکر اسلام کا سالار فخر و غرور کا اظہار کرنے کی بجائے اپنی نیاز کیش پیشانی کو خاک تذلل پر رکھے ہوئے خدائے قدوس کی چوکھٹ پر گرا ہوا ہے، فتح مکہ کے دن جبکہ خدا نے اپنے ہاتھ سے اپنے رسول کے سر پر سطوت کبریٰ کا تاج رکھکر اسے دینی و نبوی کامرانی کے اعلیٰ ترین معراج پر پہنچا دیا، اس شہر میں جہاں اسے گالیاں دی جاتی تھیں، راستوں میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، جب وہ داخل ہوتا ہے، اور فاتح جرنیل کی حیثیت میں داخل ہوتا ہے بجائے اس کے کہ ناز و غرور کا اظہار ہوتا اور مزاج جوش تفاخر میں ہفت افلاک سے بلند ہوتا، اور دشمنوں کو اپنی رسوائی اور ذلت کا منظر دیکھنے کی امید ہوتی، یہ عجز و فروتنی کی زندہ تصویر اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھا ہوا کسی اور جذبے میں سرشار تھا، اور اس عظیم الشان کامیابی کو دیکھکر اپنی عقل و تدبیر پر ناز کرنیکی بجائے خدائے قادر و توانا کے سامنے نہایت عجز و انکساری سے اپنی پیشانی کو رکھ دیتا ہے اور شکست خوردہ قریش سے جب حضور نے پوچھا، کہ

"تم مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو"

تو ان گمراہوں نے کیا صحیح جواب دیا۔

"نیک سلوک کی کیونکہ آپ مہربان بھائی اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں۔"

اس طرز کلام پر رسول اطہر کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، فرمایا۔ آج میں تم سے وہی کروں گا، جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا،

یہی بات تھی کہ دار الکفر طرفۃ العین میں دار الاسلام بنگیا، اس کے بعد آنحضرت نے مہاجرین کو ان کی غصب شدہ جائدادیں بھی واپس نہ دلائیں، عقیل ابن ابی طالب نے جو ہنوز نامسلمان تھا، حضور کے مکان پر قبضہ جمار کھا تھا، اور جب حضور سے پوچھا گیا، کیا حضور اپنے دولتخانے

KHILAFAT LIBRARY
اخبار نور قادیان دارالامان مؤرخہ ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۳۰ء
جلد ۲۲ نمبر ۲

پر قیام نہ فرمائیں گے تو آپ نے فرمایا، عقیل نے ہمارے لئے مکان کہاں چھوڑا ہے۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس جذبہ انکسار نے تو رعب اور دبدبہ بھی کھو دیا ہوگا، مگر نہیں، واقعات اس کی تردید کرتے ہیں جب فتح مکہ کے دن ایک شخص نے حضور کی خدمت میں آکر کچھ عرض کرنا چاہا، تو جلال نبوی نے اس کے بدن پر لرزہ طاری کر دیا، مگر آپ نے اس کو اس طرح تسلی دی۔

”گھبراؤ مت میں کوئی بادشاہ نہیں ایک غریب قریش عورت کا بیٹا ہوں، جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی“

کس قدر اعلیٰ اخلاق ہے، یہی نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ خود ہی اخلاق کے مکمل نمونہ تھے، بلکہ صحابہ میں بھی حضور کی قوت قدسی سرایت کر گئی تھی، وہی نظارہ چشم فلک نے ایک اور شہر میں بھی دیکھا، جبکہ بیت المقدس میں خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ علیہ ایسی شان کے ساتھ داخل ہوئے، جس کا اولین جلوہ فتح مکہ کے دن دنیا دیکھ چکی تھی، اب بھی وہی ادائے انکسار دلوں کو لبھا رہی تھی، اب بھی فاتح اس طرح ایک اونٹ لئے ہوئے جس کی سواری میں وہ اور اس کا غلام برابر کے حصہ دار تھے اپنے مفتوح شہر کے اندر حلم و انکسار کی تصویر بنا ہوا داخل ہوا۔

فتح مکہ کے بعد ایک عورت فاطمہ بنت الاسود نے چوری کی اور قریش نے جو چاہتے تھے کہ معاملہ دب جائے۔ آنحضرت کی خدمت میں اس کی سفارش کی مگر اس انصاف کے معلم نے غضب آلود ہو کر فرمایا۔

”بنی اسرائیل اس لئے تباہ ہوئے کہ وہ غربا پر حد جاری کرتے، اور امراء سے درگذر کرتے تھے“

بالکل اسی اخلاقی تعلیم کی اتباع میں حضرت عمر فاروق نے ثابت کر دیا کہ اسلام کے دربار میں ایک عام مسلمان اور جبلہ .... جیسے پر شوکت رئیس برابر ہیں۔

جنگل ہے بیابان ہے حضور علیہ السلام ایک درخت کے سایہ تلے سو رہے ہیں اچانک ایک کافر آنکلتا ہے اور حضور کو تنہا سوتا ہوا دیکھ کر آتش غضب بھڑک اٹھتی ہے رگ انتقام میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھ کر حضور کے سرہانے آکھڑا ہوتا ہے اور زور سے پکارتا ہے:

”بتا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ہاتھ سے اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟“

جواب میں ایک پُر ہیبت آواز پیدا ہوتی ہے

”میرا اللہ“

آواز کے ساتھ ہی کافر کے بدن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے کانپتے ہوئے ہاتھ سے تلوار گر پڑتی ہے، نبی کریمؐ فوراً تلوار اُٹھا لیتے ہیں، اور کافر سے مخاطب ہو کر پُر جلال آواز میں پوچھتے ہیں، بتا اے کفر و ضلالت میں گرے ہوئے انسان تجھے اب میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے، لرزتی ہوئی آواز میں جواب ملتا ہے۔

”تیرا رحم و کرم“

اس جواب پر رحمت کا اوتار اس کی جان بخشی کر دیتا ہے اخلاقی قوت کا بالکل یہی جلوہ دُنیا نے ایک بار اور دیکھا، جب حضرت علیؓ کی تلوار ایک یہودی کی گردن پر پہنچتے پہنچتے رک گئی، جب اس نے دیکھا کہ نیچے دبے ہوئے یہودی نے حضرت علیؓ کے روئے مبارک پر تھوک دیا، وہی تلوار جو اس نابکار کی گردن میں بجلی بن کر گرنی چاہئے تھی، اب نیام میں ہو جاتی ہے کیونکہ وہ جلالی جذبہ جو شمشیر زن کے پاکیزہ دل میں بسا ہوا تھا، شاید ذاتی غیظ و غضب سے آلودہ ہو جاتا، اور یہ محال تھا، کہ رسول کریمؐ کا سچا عقیدتمند نور ایمان کو نفسانیت سے مکدر کر دے، یہودی زندہ رہا، مگر یہودیت کیلئے نہیں بلکہ اسلام کیلئے۔

القصہ دُنیا کو معلوم ہو گیا کہ جن غلاموں کو وہ ذلیل اور حقیر سمجھتی رہی تھی، ان میں ”زید“ اور ”اسامہ“ اور بلالؓ بھی پیدا ہو سکتے ہیں، اس قوت قدسی کے طفیل آج صرف اسلام کو یہ فخر حاصل ہے کہ غلام کہلانے والے مختلف زمانوں میں مشرق سے مغرب تک سریر آرائے سلطنت ہوتے رہے ہیں، ہندوستان میں خاندان غلامان اس کی روشن دلیل ہے، پس کون تھا جس نے دنیا کو تاریکی کے گڑھے سے نکال کر روشنی کے مینار پر بٹھا دیا، اور جس نے ظلمت سے نکال کر نور کا راستہ دکھلایا جاؤ عرب کے ریگستانوں میں جاکر بار بار یہی سوال دوہراؤ فاران کی چوٹیوں میں گونج پیدا ہو گی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط (ملک عزیز احمد)

تاریخ گرو گرنتھ صاحب

گورو تیغ بہادر نے مکھن شاہ لبانے کو کہا کہ ہم اس فعل کو پسند نہیں کرتے، جاؤ ان کا سب مال واپس کر کے آؤ مکھن شاہ نے اور تو سب مال دھیر مل کو واپس کر دیا، مگر ماتا نانکی جی (گورو تیغ بہادر کی والدہ کا نام ہے) کے مشورے سے گرنتھ صاحب واپس نہ دیا، اور گورو تیغ بہادر صاحب سے چھپا کر اپنے پاس رکھ چھوڑا، گورو تیغ بہادر صاحب کو اس کا علم نہ تھا، دوران سفر میں جب دریائے بیاس کو قافلہ نے عبور کیا، تو اس وقت اور سامان کے ہمراہ گرنتھ صاحب بھی گورو تیغ بہادر صاحب نے دیکھ لیا، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مکھن شاہ نے ماتا نانکی جی کے مشورے سے گرنتھ صاحب دھیر مل کو واپس نہیں دیا، گورو تیغ بہادر صاحب نے گرنتھ صاحب کو اپنے پاس رکھنا خطرہ سے خالی نہ سمجھا اور نہ ہی دھیر مل کے پاس اس کو واپس پہونچایا، کیونکہ قافلہ دُور آچکا تھا، اور لڑائیوں کے باعث واپسی کا راستہ مخدوش تھا، اس لئے آپ نے گرنتھ صاحب کو نہایت حفاظت کے ساتھ اس جگہ بطور امانت دریائے بیاس میں پانی کے اندر رکھوا دیا، اور آپ آگے چلے گئے،

دھیر مل کو جب اس واقعہ کا پتہ چلا تو وہ بہت سے تیراک، غوطہ خور اور جال وغیرہ لے کر موقعہ پر پہنچ گیا، اور تلاش شروع کر دی، ٹھیک چودہ دن کے بعد دریا میں سے گرنتھ صاحب کو نکلوا کر واپس کرتار پور لے گیا، رومال اور ورقوں کے حاشیے بھیگ چکے تھے مگر عبارت ہنوز خشک تھی، چنانچہ آج تک اس میں بھیگے ہوئے حاشیے کے نشان موجود ہیں، اور کہیں کہیں حاشیہ پر اب نیا کاغذ بھی لگا دیا گیا ہے، چنانچہ اس وقت سے لیکر آج تک یہ گرنتھ صاحب کرتار پور میں ہے سب سے پہلا اور اصل نسخہ یہی مانا جاتا ہے اور جو گرنتھ صاحب چھپے ہوئے آج کل مروج ہیں یہ کرتار پور والے اصل نسخے سے نقل شدہ نہیں ہیں، بلکہ یہ دمدمہ صاحب والے نسخہ کی نقل بیان کئے جاتے ہیں۔

دمدمہ صاحب والے گرنتھ صاحب کا واقعہ یوں ہے کہ گورو تیغ بہادر صاحب کی وفات پر جب گرنتھ صاحب کا ختم پڑھنے کی ضرورت پڑی تو گورو گوبند صاحب نے کرتار پور دھیرمل کے پاس اپنے سکھ گرنتھ صاحب لینے بھیجے تو دھیرمل نے گرنتھ دینے سے صاف انکار کیا اور جواب دیا کہ اگر گورو گوبند سنگھ کچھ طاقت رکھتے ہیں تو خود دوسرا گرنتھ کیوں نہیں بنا لیتے۔

سکھوں نے جیسا سُنا آکر عرض کر دیا، گورو گوبند سنگھ صاحب نے اسی وقت ایک دوسرا گرنتھ بنانے کا ارادہ کر لیا، مگر لڑائیوں کے سبب آپ کو فرصت نہ مل سکی جب آپ تلونڈی (علاقہ پٹیالہ) جاکر مقیم ہوئے، اور اورنگ زیب کی طرف سے آپ کے پاس خط آگیا کہ بعض حکام کی غلطی سے آپ کو اور آپ کے خاندان کو تکالیف کا سامنا رہا، اب میں نے سب جگہ حکمنامے بھیج دیئے ہیں اب کوئی آپ کو کچھ نہ کہیگا، آپ جہاں چاہیں باامن رہیں گے، تو آپ کو کچھ فرصت ملی اور آپ نے گرنتھ کے بنانے کی طرف توجہ دی۔

(پنتھ پرکاش صفحہ ۲۵۵)

بعض کہتے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کو خیال پیدا ہوا کہ اگر میری زندگی میں گورو تیغ بہادر صاحب کا کلام گرنتھ میں درج نہ ہوا تو میرے بعد کون کرے گا، لہٰذا آپ نے دھیرمل کے پاس آدمی بھیجے کہ گرنتھ دیدو، ہم نے گورو تیغ بہادر صاحب کا کلام اس میں درج کرنا ہے (کلغی دھر چمتکار صفحہ ۱۷۹)

بہرحال جب گورو گوبند سنگھ صاحب نے دھیرمل کا یہ جواب سُنا، تو (کہتے ہیں کہ) بمقام دمدمہ صاحب (علاقہ پٹیالہ) آسن لگا کر اپنی روحانی طاقت سے سارا گرنتھ لکھوا دیا، آپ بولتے گئے اور بھائی منی سنگھ جی روزانہ لکھتے گئے، اور (کہتے ہیں کہ) جو عبارت کرتار پور والے آدگرنتھ صاحب کی تھی وہ سب جوں کی توں لکھوا دی، صرف ایک جگہ ایک لفظ کا فرق دانستہ رکھا یعنی آدگرنتھ میں

"کہہ کبیر جن بھئے خلاصے"

تھا اس کی جگہ

"کہہ کبیر جن بھئے خالصے"

کر دیا، (اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۲۴۱)

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دمدمہ والا نسخہ اب پٹنے میں ہے مگر سکھوں کے مشہور مؤرخ پنڈت تارا سنگھ صاحب و بھائی گیان سنگھ صاحب اس نسخہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ یہ نسخہ بھی گورو گوبند سنگھ صاحب کے کچھ بعد کے زمانہ میں گم ہو گیا تھا چنانچہ پنڈت صاحب کی اصل تحریر یوں ہے:-

"گرنتھ صاحب جی کا اسوارہ"

جو گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے نوام گورو کی بانی میل کے ستارہ سے تریہٹ موں دمدمہ صاحب لکھوایا تھا جس کا سمت ۱۹۳۶ بکرم موں ہری مندر (واقعہ پٹنہ سے اور جگہہ لے جانے یا نہ لے جانے کا راجہ جیند کا منگوانے نمت پجاریوں کا آپس میں جھگڑا ہو کر تملشہ کے واسطے مہتی خارج ہوئی، گوردوارہ میں اب اختیار پنچایت کا ہوا، پنتھ پرکاش موں گوردوارے دمدمہ صاحب لکھے، گرنتھ صاحب جی کا کوٹلہ سمیت قطبے باسنی گاؤں موں احمد شاہ دُرانی ساتھ سکھوں کی لڑائی موں لوپ ہو جانا بھی لکھا ہے جے کر پٹنہ صاحب والے گرنتھ کے اوانت موں سنبت ستارہ سے تریہٹ موں لکھا جانا لکھا ہوگا، تب وہی صحیح ہوگا نہ ہوگا تب اور ہے"

KHILAFAT LIBRARY

(گورو تیرتھ سنگرہ مصنفہ پنڈت تارا سنگھ صاحب صفحہ ۱۰۱)

(ماخوذ)

مردم شماری کے متعلق

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے؟

چونکہ ہندوستان میں ملکی اور سیاسی حقوق کا انحصار ہر مذہب و ملت کے لوگوں کی تعداد پر ہے اس لئے تمام اہل ہند کیلئے اور خصوصاً مسلمانوں کیلئے مردم شماری ایک نہایت اہم اور ضروری چیز ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان اس طرف سے بالکل بے خبر اور غافل ہیں بحالیکہ ہندو بہت زیادہ تعداد میں ہونے کے باوجود پوری سرگرمی اور تن دہی سے آیندہ مردم شماری کے متعلق جو تھوڑے عرصہ کے بعد ہونے والی ہے تیاریاں کر رہے ہیں اور اپنی تعداد بہت زیادہ قرار دینے کیلئے ہر قسم کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

اچھوت اقوام سے ہندوؤں کا جو سلوک ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، اور اگرچہ یہ اقوام ابھی تک بہت پس ماندہ اور اپنے حقوق سے قریباً قریباً ناواقف ہونے کے ساتھ ہی ہندوؤں کے جبر و تشدد کے نیچے دبی ہوئی ہیں تاہم ان میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اور ان میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں، جو ہندوؤں سے اپنی علیٰحدگی پر زور دیتے ہوئے گورنمنٹ سے اپنے علیٰحدہ حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں، اور گورنمنٹ بھی ایک حد تک ان کے مطالبہ کی طرف متوجہ ہو رہی ہے لیکن ہندو بڑے زور سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان اقوام کو نہ تو ان کے سیاسی، تمدنی اور ملکی حقوق دیں اور نہ اپنے سے علیٰحدہ ہونے دیں، اس کے ساتھ ہی وہ مسلمانوں میں سے بھی جو کچھ ہاتھ آئے اُسے حاصل کرنے کے متمنی نظر آرہے ہیں، اب جبکہ نئی مردم شماری قریب آرہی ہے ہندو ایک طرف تو کوشش کر رہے ہیں کہ اچھوت اقوام کو جنہیں ہندو سلوک کے لحاظ سے کتے بلیوں سے بھی ناپاک قرار دیتے ہیں، محض اپنی تعداد بڑھانے کیلئے اپنے ساتھ شمار کرائیں اور دوسری طرف اور بھی جو کچھ کر سکتے ہوں کریں، اس بارے میں آریہ اخبار "پرکاش" مضامین کا ایک سلسلہ شائع کر رہا ہے، اور عجیب و غریب طریق سے ہندوؤں کو مردم شماری میں اپنی تعداد بڑھانے کے گُر سکھا رہا ہے

پرکاش ہندوؤں کو مخاطب کر کے صاف بتا رہا ہے کہ وہ اپنی تعداد زیادہ درج کرانے میں سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں، کیونکہ ہندوستان میں جس مذہب کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی، ان ہی کے ہاتھ میں طاقت ہوگی، اور وہی ملک پر حکومت کرینگے چنانچہ لکھتا ہے:-

"اس وقت حالت یہ ہے کہ جس کی تعداد زیادہ ہوگی، اس کے ہاتھ میں طاقت ہوگی"

ظاہر ہے کہ جو لوگ ہندوستان پر قبضہ جمانے اور اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہوں اور جو موجودہ حکومت کو اُلٹ دینے کیلئے ناجائز سے ناجائز افعال کا ارتکاب کر رہے ہوں، ملک پر حکومت کرنے کی طاقت حاصل کرنے کے اس طریق کے متعلق کس قدر سرگرمی دکھائیں گے جس کی نسبت "پرکاش" کا بیان ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

"تعداد بڑھانے کا بہترین موقع مردم شماری ہے اس میں ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آنے والا معاملہ ہے کسی کو مذہب کی تبدیلی پر مائل کرنا آسان بات نہیں، اس میں بہت کچھ خرچ آتا ہے"

ایسی حالت میں ہندو صاحبان اپنی تعداد بڑھانے کیلئے جو کچھ بھی کریں کم ہے اور جس طرح بھی اپنی تعداد میں اضافہ کرسکیں، اس سے دریغ نہیں کریں گے، چنانچہ اچھوتوں پر تو انھوں نے کھلم کھلا ڈاکہ ڈالنے کی تیاریاں شروع کردی ہیں، لیکن ان کی ان سرگرمیوں سے مسلمان بھی محفوظ نہیں رہ سکتے، مردم شماری کے گذشتہ مواقع پر مسلمانوں کی عام طور پر اس قسم کی شکایات پیدا ہوتی رہی ہیں، کہ ہندو شمار کنندگان ان کی تعداد صحیح طور پر درج نہیں کرتے رہے اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کئی علاقوں میں مسلمان کہلانے والی اقوام کو ہندوؤں میں شمار کیا گیا، جب پہلے اس قسم کی شکایات پیدا ہوچکی ہیں، اور اس وقت پیدا ہوچکی ہیں جبکہ ہندوؤں میں نہ تو اس قدر طاقت حاصل کرنے کا شوق تھا جس قدر اب ہے اور نہ اتنا تعداد بڑھانے کا جوش تھا جتنا اس وقت ظاہر کیا جارہا ہے تو اب اس قسم کا خطرہ پیدا ہونے کا پہلے کی نسبت زیادہ احتمال ہے جس میں بہت زیادہ اضافہ اس بات سے ہوجاتا ہے کہ عموماً ہر جگہ شمار کنندگان میں اکثریت غیر مسلموں کی ہوتی ہے،

ان حالات میں مسلمانان ہند اور خصوصاً ان صوبجات کے مسلمانوں کیلئے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے نہایت ضروری ہے کہ مردم شماری میں اپنی صحیح تعداد درج کرانے کے ابھی سے مکمل انتظام شروع کردیں اور جہاں کسی قسم کی بددیانتی یا سینہ زوری ہوتی دیکھیں فوراً افسران بالا کو اس سے مطلع کریں، اور اس کا انسداد کرائیں اس انتظام کی تفصیلات میں اس لئے نہ جاتے ہوئے کہ ان کا اظہار مخالف فریق کیلئے اور راستے تلاش کرنے کا باعث ہوسکتا ہے ہم یہ کہدینا چاہتے ہیں کہ ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں جہاں کوئی ایک آدھ گھر بھی مسلمانوں کا ہو، معزز اور باا‌ثر اصحاب کو اس کام پر مقرر کرنا چاہئے کہ وہ اپنے سامنے شمار کنندگان کے کاغذات میں مسلمانوں کے نام درج کرائیں، اور خود دیکھ لیں کہ اندراج صحیح ہوئے ہیں یا نہیں، اگر انھیں اس کے متعلق کچھ بھی شک و شبہ ہو یا شمار کنندگان ان کے سامنے اندراج نہ کریں یا انھیں اندراج دیکھنے کا موقع نہ دیں، یا کوئی اور مناسب سلوک کریں تو اس کی اطلاع ان منتظم اصحاب کو دیں جو انھیں مقرر کریں اور وہ فوراً حکام بالادست کو مطلع کریں۔

اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کو اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو جنھیں خود "اچھوت" اور نہایت ہی قابل نفرت قرار دیتے ہیں انھیں کسی قسم کے دباؤ یا لالچ سے اپنے ساتھ شمار نہ کراسکیں، چونکہ یہ اقوام بہت پسماندہ ہیں ابھی تک ہندوؤں کی مہربانی سے نہایت ادنیٰ حالت میں پڑی اپنے حقوق اور فوائد سے بالکل ناواقف ہیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ ہندوؤں کی دست نگر ہیں اس لئے ذرا سی ترغیب و تحریص سے بھی اپنے مستقبل اور دیرپا فوائد اور حقوق ترک کردینے پر آمادہ ہوسکتی ہیں ہندو انھیں مردم شماری میں اپنے ساتھ شمار کرانے میں ایڑی چوٹی تک کا زور لگائیں گے ان کے سایہ تک سے دور بھاگنے والے انھیں اپنے بھائی اور اپنے عزیز بتائیں گے انھیں حقوق دینے کے بڑے بڑے وعدے کریں گے لیکن یہ سب کچھ محض اپنا مطلب حاصل کرنیکے لئے ہوگا۔

اس دھوکہ سے ان اقوام کو بچانا نہایت ہی نیکی اور بھلائی کا کام ہے ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اگر وہ ذلت اور نکبت کی زندگی سے نکلنا چاہتے ہیں تو اس کا یہی طریق ہے کہ اپنے آپ کو الگ قوم قرار دیں اور ان لوگوں کے پنجہ سے رہائی حاصل کریں جو صدیوں سے ان پر ناقابل برداشت مظالم کر رہے ہیں، نیز یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ ان کے لیڈر اسی جدوجہد میں مصروف ہیں کہ اپنی تعداد کے لحاظ سے حکومت سے اپنے حقوق حاصل کریں چنانچہ یو۔پی کے رہنے والے مسٹر ایم۔سی راجہ جنھیں اچھوت اقوام کے نمایندہ کے طور پر گورنمنٹ نے اسمبلی کا ممبر نامزد کیا تھا، انھوں نے سنٹرل کمیٹی میں اچھوت اقوام کیلئے سیاسی اقتدار میں حصہ کا مطالبہ کرتے ہوئے انتخاب جداگانہ ضروری قرار دیا ہے اور یہ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ اچھوت اپنے آپ کو ہندوؤں سے علیحدہ رکھیں اور اپنی تعداد علیحدہ شمار کرائیں۔

غرض مسلمانوں کو نہ صرف اپنی تعداد صحیح صحیح درج کرانی چاہئے اور اس کیلئے پوری کوشش اور سعی سے کام لینا چاہئے، بلکہ اچھوت اقوام کو بھی ہندوؤں کی دستبرد سے بچانا چاہئے۔ (ماخوذ)

مسلمان قرض سے کیونکر بچ سکتے ہیں

چند نہایت عمدہ اور قابل عمل تجاویز

(از جناب چودھری فتح الدین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر تعلیمات)

یہ امر مسلمہ ہے کہ مسلمان من حیث القوم قرض کے مرض میں مبتلا ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ برادران وطن کی نظروں میں مفلس، ذلیل اور خوار ہیں بمشکل پانچ فیصدی مسلمان ہوں گے، جو قرض سے بچے ہوں، آپ یہ سُنکر حیران ہوں گے، کہ قریباً تیرہ کروڑ روپیہ سالانہ مسلمان زمیندار صرف سود ادا کرتے ہیں، جس قوم میں اس قدر زر کثیر نکل کر ہندوؤں کے پاس جاتا ہو، اس قوم کا کیا حشر ہوگا ہر دردمند مسلمان کے دل میں قدرتی طور پر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان کس طرح قرض سے نجات حاصل کرکے غیر قوم کی نظروں میں عزت اور خوشی کی زندگی بسر کرسکتے ہیں، ہم ذیل میں چند قابل عمل تجاویز پیش کرتے ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر مسلمان بھائی قرض سے بڑی حد تک بچ سکتے ہیں۔

سودی قرض سے بچو

مذہب اسلام نے سود دینا بھی ویسا ہی حرام قرار دیا ہے جیسا کہ سود لینا، مگر ہمارے علماء دین نے ابتداء میں سود دینے کے گناہ پر اس قدر زور نہیں دیا جتنا سود لینے کی برائی پر، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے نڈر ہوکر ہندو ساہوکاروں سے قرض لینا شروع کیا، اور بیاج دینے کو غیر مذموم سمجھنے لگے، اپنی سادہ لوحی سے ساہوکار کے سود در سود کے پیچ میں ایسے پھنسے کہ ان کے پنجے سے رہائی بمشکل، اگر ہوئی بھی تو تمام جائداد اور گھر کا اثاثہ ساہوکار کی نذر کرکے۔ اگر مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ کے

KHILAFAT LIBRARY

اس حکم کی پیروی کرتے کہ سود دینا حرام ہے تو آج ان کو یہ منحوس دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا، شروع شروع میں تو ہندو ساہوکاروں سے قرض نہ لینے سے کچھ تکلیف ہوتی، مگر کچھ عرصہ بعد ادھر اُدھر سے گذارہ کر کے وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے اور مسلمانوں سے بوقت ضرورت قرض حسنہ لینے کے واسطے اپنی ساکھ ضرورتاً قائم کرتے، اب بھی مسلمان بھائیوں کو تہیہ کر لینا چاہیئے کہ خواہ ان کو فاقہ کشی ہی کیوں نہ کرنی پڑے وہ کبھی بھی ہندو ساہوکار سے قرض نہ لیں گے۔

اگر قرض کی ضرورت بھی پڑے، تو مقامی کواپریٹو سوسائٹی سے لین دین رکھیں، ان سوسائٹیوں کا حساب صاف ہوتا ہے باقاعدہ پڑتال ہوتی ہے اور دھوکہ کا خطرہ نہیں ہوتا

سالانہ جمع و خرچ کا مرقع

مسلمانوں میں فضول خرچی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کو اپنی سالانہ آمدنی اور خرچ کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا ہر پڑھے لکھے مسلمان کو اپنے گھر کے آدمیوں کے صلاح و مشورہ سے آغاز سال میں بارہ ماہ کا میزانیہ یا بجٹ تیار کرنا چاہیئے، پھر اس بجٹ کی ہر ایک مد پر نظر رکھنی چاہیئے کہ مقررہ رقم سے خرچ بڑھنے نہ پائے، اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا، کہ عورت اور بالغ اولاد کو گھر کا بجٹ پیش نظر ہوگا، ان کو اپنے خاوند یا والد سے ایسی رقم کے خرچ کیلئے تقاضا کرنے کی جرأت نہ ہوگی، جو خانگی بجٹ میں مدرج نہ ہو اگر بالفرض ایسی رقم یا خرچ کیلئے تقاضا بھی کریں تو خرچ کیلئے وسائل آمدنی سوچنے پڑیں گے یا کسی دوسری مد کو کم کرنا پڑے گا، اس تجویز کی کامیابی کیلئے یہ ضروری ہے، کہ ہم بیوی کو شریک کار بنائیں اس کو انتظام خانہ داری کا ذمہ دار قرار دیں، اور مقررہ رقم اس کے سپرد کر کے اسے کفایت شعاری اور سوچ بچار کی عادت ڈالیں شروع میں ممکن ہے وہ مقررہ رقم سے زاید خرچ کرے مگر آہستہ آہستہ اسے بجٹ کے اندر رہنے کی خود بخود عادت پڑ جائیگی، اور وہ فضول اور خارج از بجٹ خرچ سے بچنے کی کوشش کرے گی۔

ایسے مسلمانوں کیلئے جو اَن پڑھ ہیں اور حساب کتاب نہیں لکھ سکتے یہ کافی ہوگا، کہ بیوی اور اولاد کیساتھ مشورہ کر کے ماہواری خرچ کی فہرست بنائیں، اکٹھا سودا خرید کر بیوی کے سپرد کریں اور اس کو تاکید کریں کہ مہینہ بھر اس سے گذارہ کرے، روزانہ آمدنی کو الگ جمع کیا جائے مہینہ گذرنے کے بعد گھر کے ہر ممبر پر واضح ہو جائے گا کہ اس قدر سودا خرید اگیا تھا، اتنا ماہواری خرچ ہوا، اس قدر آمدنی اور اس قدر بچت ہوئی، جب گھر کی آمدنی اور خرچ کا تخمینہ بیوی اور لڑکوں کے پیش نظر رہے گا، تو فضول یا زائد بجٹ خرچ کیلئے خاوند یا والد کو دق نہیں کرینگے، اس طرح خود بخود قرض سے بچے رہیں گے۔

ازدواج صغرسنی

جب تک لڑکے پورے بالغ اور اپنی روزی آپ کمانے کے لائق نہ ہو جائیں، ان کی شادی نہ کی جائے، چھوٹی عمر میں شادی کرنے سے لڑکے کی تعلیم ادھوری رہ جاتی ہے بیوی کے آنے سے ایک مستقل زائد خرچ بڑھ جاتا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ صغر سنی کی شادی سے اولاد کی صحت خراب ہو کر سارے کنبے کیلئے ایک نئی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے بوجہ افلاس اور غربت کے قرض لینے پر مجبور ہوتے ہیں، اور یہ خاندان کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔

غیر شرعی مسرفانہ رسمیں

شادی غمی کے موقع پر فضول غیر شرعی رسموں کو بند کیا جائے، بعض ایسی باتیں رواج پا گئی ہیں، جن کی قباحت دل میں ہر شخص تسلیم کرتا ہے مگر اتنی اخلاقی جرأت نہیں ہوتی، کہ خود آگے بڑھ کر مثال قائم کرے ایسے موقعہ پر ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کا فرض ہے کہ خود میدان عمل میں پیشقدمی کریں، اور اپنے اَن پڑھ بھائیوں کیلئے مثال قائم کر کے مشعل راہ بنیں، حدیث شریف میں ہے کہ ایک بُری رسم کو مٹانے والا اور شرعی رسم رواج دینے والا خلق خدا کی بڑی خدمت کرتا ہے اور ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ خلق خدا کی خدمت سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں ہے سچ ہے ؎

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

مغرب میں فرزندانِ اسلام کی آبادیاں

ایک انگریز مسلمان کے فراہم کردہ اعداد و شمار

برطانی نو مسلم خالد شیلڈرک سے منتشر مسلمانان یورپ کے بارہ میں اکثر پوچھا گیا جس سے متاثر ہو کر آپ نے حسب ذیل معلومات مرتب کی ہیں، بقول آپ کے یہ وہی ہیں، جن سے وہ خود واقف ہیں۔

مسلمانان روس

جمہوریہ شورائیہ روس کی تازہ مردم شماری کے مطابق یہاں ایک کروڑ اسٹھ لاکھ مسلمان آباد ہیں، اور فی ہزار انسانوں میں صرف ۸۹ تاتاری مغل، ۱۴۳ استرخانی، ۱۴۰ بدخشانی، ۹۲ چرغیزی، ۵۰۱ کلموک ۲۴ ترکمانی و کنٹری ۵۶ کرغزی ۲۵ اور کہ ہاونسی خواندہ ہیں، ان کے بہت سے اخبارات ہیں، اور حال میں بہت سے مدرسے قائم کئے گئے ہیں حکومت روسیہ نے ان کیلئے ایک زبردست تعلیمی پروگرام مرتب کیا ہے جس پر پوری طرح عملدرآمد ۱۹۳۵ء تک ہو جائیگا

مسلمانان آسٹریلیا

یہاں زیادہ تر افغانوں کی تعمیر کردہ ۲۰ مساجد ہیں اور تازہ اطلاعات کے مطابق یہاں ۳۹۰۸ مسلم آباد ہیں، یہ تعداد مسلمانوں کی صحیح آبادی سے کم معلوم ہوتی ہے

نیوگنی اور فجی

نیوگنی میں تقریباً پانچہزار اور فجی میں تین ہزار مسلمان ہیں، مسلمانان فجی مذہبی حیثیت سے زندہ مسلمان کہے جا سکتے ہیں اور انھوں نے اپنا ذوق مذہبی پورا کرنے کیلئے ہندوستان سے مولوی بلائے ہیں۔

ممالک متحدہ امریکہ

یہاں ہزارہا مسلمان آباد ہیں اور یہ زیادہ تر نیویارک فلاڈلفیا لموڈ کی پٹز برگ، شکاگو، ڈیٹرائٹ، بالٹیمور، بوسٹن اور ورکاسٹر میں پائے جاتے ہیں، مشہور مالک کارخانہ موٹر سازی کے مسٹر فورڈ کی فیکٹریوں میں چند ہزار مسلمان کام کرتے ہیں، صحیح اعداد تو معلوم نہیں لیکن ممالک متحدہ امریکہ کی شاخ ویسٹرن اسلامک ایسوسی ایشن ان کی ٹھیک تعداد

KHILAFAT LIBRARY

معلوم کرنے میں مشغول ہے، مکسیکو میں ...۴ مسلمان ہیں جن میں زیادہ تر عرب ہیں، انھوں نے ایک زبردست اسلامی انجمن قائم کر رکھی ہے

جنوبی امریکہ

کیوبا میں ۲۰۰۰ مسلمان رہتے ہیں، برازیل کے مسلمانوں کی تعداد ان کی ابتدائی مردم شماری اب دگنی یعنی پچاس ہزار ہے ریاست سین پولا میں مسلمانوں کی بڑی تعداد موجود ہے راؤ سے مسلمانوں کے چار اور سین رولو سے چھ اخبار شائع ہوتے ہیں، جمہوریہ ارجنٹائن میں ۶ عربی اخبار نکلتے ہیں اور یہاں دس ہزار آدمی مسلمان ہیں، اور بہت سے پیراگوی اور یورگوی میں جاکر آباد ہو گئے ہیں، کولمبیا، وینیزویلا میں بھی کچھ مسلمان رہتے ہیں، اور اعراب اندلس کی نسل سے ہیں، یہ ایک ہزار سے کسی حالت میں کم نہیں،

ڈچ گائنا

منجملہ کل آبادی ۱۰۷۸۲۷ کے یہاں مسلمانوں کی تعداد ایک تہائی ہے گذشتہ سالوں میں یہاں اسلام خوب پھیلا، اور مسلمانان جاوا سے یہاں کے مسلمانوں کے گہرے تعلقات ہیں ؛

گائنا

فرانسیسی گائنا میں تقریباً ۶۷۵۰ اور برطانی گائنا میں ۱۸ ہزار مسلمان موجود ہیں ان مقامات میں اسلام کی ترقی ویسٹرن اسلامک ایسوسی ایشن کی تبلیغ و اشاعت کی رہین منت ہے ؛

ٹرنیڈاڈ

جزیرہ ٹرنیڈاڈس میں ۱۷ ہزار مسلمان رہتے ہیں اور افریقہ کے حبشی رفتہ رفتہ اسلام قبول کر رہے ہیں جامیکا میں پانچہزار مسلمان آباد ہیں۔

فرانس میں اسلام

فرانس میں ۸۰ ہزار مسلمان آباد ہیں اور یہ سب تعلیم یافتہ ہیں

بلجیم اور لکسمبرگ

یہاں پانچہزار مسلمان رہتے ہیں، یہ زیادہ تر کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔

پیرس کی مسلم آبادی کی میزان ۲۵ ہزار ہے یہاں ایک عالیشان مسجد ہے ۱۹۰۷ء میں تعمیر کی گئی ہے اور میرے یہاں کے مسلمانوں سے خوشگوار تعلقات ہیں

برطانیہ

یہاں صوبہ ویلز کے شہر کارڈف میں مسلمان زیادہ رہتے ہیں، اور ان کی تعداد دس ہزار ہے یہ زیادہ عرب ہیں، لیکن ملایا ہندوستانی مسلمانوں کی بھی بڑی تعداد پائی جاتی ہے، ان کی بیوی اور بچے سب مذہب اسلام پر عامل ہیں۔ اور یہ سب منتظم ہیں، ساؤتھ شیلڈ میں عرب، مخلوط ملایا و سمالی ترک اور مصری بھی آباد ہیں ان کے سردار کا نام حسن محمدؐ ہے ویسٹرن اسلامک ایسوسی ایشن کی شاخ یہاں مدرسے اور مسجد بنوانے کیلئے ایک قطعہ اراضی خرید رہی ہے مجلس مذکور کو ایک قطعہ ملا تھا لیکن نامناسب قرار دیا گیا، یہاں اکثر مسلمانوں کے بڑے بڑے جلسے ہوتے رہتے ہیں، اور بہت سے مسلمان دوکانیں کرتے ہیں۔ ہل۔ سنڈرلینڈ۔ نارتھ شیلڈز۔ نیو کاسل۔ لورپول۔ اور دیگر مقامات میں بہت سے مسلمان رہتے ہیں۔ لنڈن کے مشرقی حصہ میں ۳۰۰ مسلمان خاندان مستقل طور پر آباد ہیں۔ یہاں بہت سی ایسی قیام گاہیں ہیں، جن میں بندرگاہ پر آنے والے ہزارہا ملاح آکر رہتے ہیں، مشرقی لنڈن کی آبادی زیادہ ہے۔

مسلم بچے معمولی سکول میں پڑھتے اور عیسویت کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور چونکہ مستقبل میں اس کی بدولت بہت سے خطرات ہیں۔ اس لئے کم از کم قرآنی تعلیم کیلئے ہم اسکول کھولنا چاہتے ہیں۔ خاص وجہ ایسے سکولوں کے قائم کرنے کی یہ ہے کہ یہاں زاید از تیس سال سے مسلمان رہتے ہیں، ان کی شادیاں ہو چکی ہیں، اور بچے بھی ہیں ان انگریز عورتوں کی تعداد جو اپنی شادی ہونے پر مسلمان ہوئی ہیں بہت زیادہ ہے، اس لئے کہ وہ اپنے بچوں کو بہترین تعلیم دلانا چاہتی ہیں، آخر میں اس امداد کیلئے جو ہز ہائینس سر آغا خاں نے مجھے ان مقامات کو دیکھنے اور مسلمانوں کو منظم کرنے میں دی ہے۔ خاص طور سے شکریہ ادا کرتا ہوں، ہز ہائینس مسلمانوں کی بہتری اور ویسٹرن اسلامک ایسوسی ایشن اور اسکی شاخوں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں

اورنگ زیب اور رعایا کے اخلاق کی اصلاح

(از مولوی نجیب اشرف صاحب ندوی ایم اے)

غریب اورنگ زیب کو خود غرض، صحیح تاریخ سے ناواقف اور متعصب اشخاص نے اس قدر بُرے رنگ میں پیش کیا ہے کہ اس کا نام ظلم و ستم قتل و غارت گری، جبر و تشدد اور مذہبی تنگ نظری کا مترادف بن گیا ہے لیکن حقیقت نگاری کا فرض ہے کہ یہ تمام داغ اس کے چہرہ سے دور کر کے اسکو اصلی شکل و صورت میں پیش کر دے، کہ تاریخی کاغذات اور فرامین شاہی جواب ہمارے سامنے روزانہ آ رہے ہیں ان الزامات کی تکذیب کر رہے ہیں، چنانچہ آج کی صحبت میں ہم اورنگ زیب کی ان کوششوں سے متعلق جو اس نے اپنی رعایا کے اخلاق کی اصلاح اور درستگی کیلئے کیں مختصراً کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ مسکرات اور منشیات کا استعمال اخلاقی زندگی کیلئے مہلک اور موت کا پیغام ہے، جب کبھی کسی قوم میں یہ مرض پھیلا اس نے اسے تباہ و برباد کر دیا، اسی لئے شاید دنیا کا کوئی سچا مذہب نہیں ہے جس نے ان چیزوں کی ممانعت نہ کی ہو، یہ چیزیں بداخلاقی، اسراف عیاشی اور اس کی تمام لعنتوں کو اپنے ساتھ لاتی ہیں، یہ بُرائیاں اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں، جبکہ کسی قوم کے سربرآوردہ اشخاص ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور اگر بادشاہ کو خود ان سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہو، تو اس کے پھیلنے میں کوئی کسر باقی نہیں رہتی، سلاطین مغلیہ میں اورنگ زیب سے پہلے تک کے اکثر حکمران اس دختر رز کے دام میں گرفتار رہے ہیں، اور اس چیز نے قوم کے ایک بڑے طبقہ کو اس کا گرویدہ بنا دیا تھا، ہندو مذہبی جماعتوں میں بھانگ وغیرہ کے استعمال سے خود مقدس ہستیاں جو دوسروں کیلئے شمع ہدایت کا کام کر سکتی تھیں نشہ کی بُری طرح عادی ہو گئی تھیں اور ہر جگہ یہی چرچا اور یہی مشغلہ تھا،

آج کی طرح اورنگ زیب نے اسوقت بھی یہی خیال کیا تھا، کہ اگر وہ مذہبی جماعت کی اصلاح میں کامیاب ہو گیا تو پھر عوام کی اصلاح کوئی مشکل کام نہ ہوگا، اور پھر ان میں ہر شخص بجائے خود انجمن امتناع منشیات کا ایک سرگرم رکن اور مسٹر جانسن پوسی فٹ بن جائیگا، چنانچہ اس نے تخت نشینی کے پہلے ہی سال بھانگ کی کاشت کے متعلق جو فرمان صادر کیا تھا وہ یہ ہے:۔

"وزارت ورفعت مرتبت رحمت خان محفوظ باشند مخفی نماند کہ چوں حکم جہاں مطاع عالم مطیع بصد در پیوستہ کہ در کل ممالک محروسہ ہیچ کس و ہیچ جا بھنگ راکہ از مسکرات است نہ کارد و عوض آن اجناس دیگر کشت و کار نماید بنابران نوشتہ می شود، کہ آن وزارت پناہ بعد وصول ایں رحیمہ بکڑوڑیان پرگنات خالصہ شریفہ وعامی جاگیر داران تعلق دیوانی خود مقرر کنند کہ ہر کدام از آنہا بکافہ رعایا دبرایا پرگنہ عملہ خویش قدغن تمام نمایند کہ اصلاً وقطعاً بھنگ نہ کارند و عوض آن دیگر اجناس بکشت و کار درآوردند اگر احیاناً احدے از آنہا باوجود خلاف حکم ارتفع عمل آرد تنبیہ بلیغ نمایند تا دیگراں عبرت گرفتہ مرتکب این امر نشوند، واجب آنکہ اندرین باب از پیشگاہ سلطنت تابرہ قدغن تمام دانستہ بموجب بر بلیغ معلی بعمل ونگہدارند، کہ احدے خلاف آن تواند کرد و ہر کس کہ درین مادہ کوتاہی نماید و خواہد نمود تقصیر وار خواہد شد، درین باب زیادہ چہ نوشتہ شود۔

درغرہ رمضان سنہ ہزار و شصت و نہ ہجری مطابق سنہ احد جلوس دانند ۵ے

اسی قسم کے فرامین تمام صوبوں میں روانہ کئے گئے اور ان پر سختی سے عملدرآمد شروع ہوگیا، اورنگ زیب نے اپنے ابتدائی عہد ہی میں وہ عظیم الشان اصلاحی کارنامہ انجام دیا تھا، جس کو آج برسوں کی مسلسل کوشش کے باوجود بھی کسی صوبہ کی کوئی مجلس مقننہ انجام نہیں دے سکتی، اپنی حکومت اور غیر کی حکومت میں یہی فرق ہے اور یہ اس بادشاہ کا کارنامہ ہے جو سب سے زیادہ بدنام اور رسوائے عالم بتایا جاتا ہے۔

۵ے ہم نے عمداً اصل فرمان کو نقل کر دیا ہے تاکہ ایک طرف تو اردو کے ترجمہ کرنے کی وجہ سے اخبار کی جگہ پر نہ ہو دوسرے اصل الفاظ اور ان سے اورنگ زیب کی صداقت اور نیک نیتی کا حال بھی واضح ہوجائے ۱۲

اس فرمان کے صادر ہونے کے بعد اورنگ زیب کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہوگیا، اصلاح کی طرف پہلا قدم اٹھا کر اس نے ایک اہم ترین اصلاحی کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا، اور اب اس کا فرض تھا، کہ وہ دوسری برائیوں کو بھی دور کرے، اس قسم کی برائیوں کی فہرست تو طویل ہے لیکن اس نے ان برائیوں کو جو عام برائیوں کی جڑ کہلاتی ہیں، مثانے کا بیڑا اٹھالیا، ان میں قابل الذکر توام الخبائث شراب کا استعمال آوارگی اور عیاشی ہیں، کہ اس نے جو فرامین اس سلسلہ میں صادر کئے تھے، ان کی پابندی کی جاتی ہے یا نہیں، اس لئے اس نے ایک طرف تو ہمارے موجودہ آبکاری محکمہ سے زیادہ وسیع زیادہ ہمہ گیر اور زیادہ مؤثر محکمہ قائم کیا تھا، موجودہ محکمہ کا فرض اس کے سوا کوئی فرض نہیں کہ وہ صرف اس بات کا خیال رکھے کہ کسی طرح اس سلسلہ کی آمدنی کی ایک پائی بھی جو حکومت کے خزانہ میں جانے والی ہے باہر نہ رہ جائے، اسے اس سے کوئی مطلب نہیں، کہ شراب کی بکری بڑھ رہی ہے، لوگوں میں نشیات کا رواج روز افزوں ترقی پر ہے، دوسری بُرائیاں جڑھ پکڑ رہی ہیں بلکہ یہ چیزیں تو محکمہ کی نیک نامی سمجھی جاتی ہیں، وہ تو ان چیزوں کو روکنے کی جگہ ایسے لوگوں کو سہولت اور حکومت کی طرف سے ہر قسم کی حفاظت کا سامان بہم پہونچاتا ہے وہ تو یہ اور صرف یہ دیکھتا ہے کہ جو کچھ کر رہا ہے وہ لائیسنس کے ماتحت ہے کہ نہیں، لیکن اورنگ زیب نے ایک طرف تو ان چیزوں کی کاشت کی تیاری اور فروخت کو منع کر کے اپنے خزانہ کو ایک مستقل بڑی آمدنی سے محروم کر دیا، اور دوسری طرف محکمہ احتساب قائم کر کے سختی سے اس بات کی نگرانی شروع کر دی، کہ کوئی شخص اس حکم کی خلاف ورزی تو نہیں کرتا۔ ع

KHILAFAT LIBRARY

• ببین تفاوت رہ از کجاست تابکجا •

اس سلسلہ میں اس نے اصلاح اخلاق اور محکمہ احتساب کے قیام کے متعلق جو فرمان صادر کیا وہ قابل مطالعہ ہے اور ہم اس کو ناظرین کے مطالعہ کیلئے درج ذیل کرتے ہیں:

"ازانجا کہ شہنشاہ دین پناہ ہموارہ ہمت بلند نہمت برز مع آثار شاہی وملاہی مقصور دار السلطنت وبادشاہی وخلافت گیتی پناہی پیوستہ احکام الہی وترویج شرع مطہر رسالت پناہی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہ مقصور ومنظور است و درین ہنگام رائے عالم آرائے بضعت تدین و مسلمانی وسمت لقاہت ومسئلہ دانی موسوم باشد بخدمت احتساب منسوب سازند تا خلائق را از ارتکاب منہیات ومحرمات خصوصاً شراب خمر کردن وعود رنگ بنگ دیوزہ وسائر مسکرات ومباشرت خواہش وزانیات وزچہ کردہ حتی المقدور از قبائح اعمال وشائع اقوال باز دارد وبنابران درحضور علا عوض وجیبہ را کہ سرآمد دانشوران توران بود باین حرمت سربلند فرزند وجمیع از منصب داران واحدیان برائے معاونت دستیاری بہ رفاقت ومعین ساختند کہ اگر بعضے بیباکان وخود سران از روئے جہل ونادانی و شقاوت وخیرگی از منع ونہی اور سرگشتہ وبجنگ وپرخاش پیش آیندان گروہ خندروں مژدہ را تنبیہ وتادیب نمایند وناظمان وحکام جمیع صوبجات واطراف وکناف ممالک محروسہ بدیغ گیتی متارع صادر شد، کہ بدین دستور سدالواب جنابت ومسکرات ومنع از ارتکاب محرمات و منہیات نمودہ کماحقہ مراسم احتساب بردارند"

اس فرمان کا جو اثر ہوا اسکو ایک مؤرخ نے ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے:۔

"چنانچہ در اندک زمانے معالم شرع نبوی و ماثر سنت مصطفوی کہ اختلال پذیرفتہ بود کمال رونق گرفت"

اورنگ نے اس فرمان کے ماتحت ہر صوبہ و ہر سرکار اور ہر پرگنہ میں محکمہ احتساب قائم کیا اور یہ محکمے علی الترتیب مرکزی محکمہ سے متعلق تھے، اور اس کا یہ اثر ہوا کہ اورنگ زیب کی حکومت میں ایک بڑے عرصہ تک سارا ہندوستان اس قسم کے لغویات سے پاک وصاف رہا۔ اورنگ زیب نے اس سلسلہ میں جو کام کئے ہیں ان کی داستان طویل ہے اور ایک اخبار میں اسکی جگہ بھی نہیں ہے یہاں ہم صرف یہ کہکر اکتفا کرتے ہیں کہ یہ اس شخص کا کارنامہ ہے جس کے متعلق بقول علامہ شبلی رح ۵ے

تمہیں لے دے کے ساری داستاں میں یاد ہے اتنا
کہ عالمگیر ہندوکش تھا ظالم تھا ستمگر تھا (منادی)

KHILAFAT LIBRARY

دُنیا کی بعض دولتمندوں کے ابتدائی حالات

معمولی حیثیت سے کروڑپتی بنگیے

آج جو لوگ دُنیا میں کروڑپتی و ارب پتی مشہور ہیں شروع میں ان کی کیا حیثیت تھی؟ دیکھئے:۔

مسٹر جان ڈی راک فیلر۔ مسٹر جان ڈی راک فیلر دنیا کا سب سے زیادہ دولتمند شخص ہے نستر سال بیشتر اس کا ذریعہ معاش کاشت کاری تھا، وہ امریکہ کے دیہات میں خود ہل چلاتا تھا، اس کا باپ بھی کسان تھا، ۱۶ سال کی عمر میں مسٹر راک فیلر نے ہل چھوڑ کر قلم سے کام لینا شروع کیا، اس نے تجارت شروع کی اور ایک ہی سودے میں اس کو ۱۵۰ روپیہ کا نفع مل گیا۔

مسٹر کارنیگی۔ ۱۸۴۵ء میں مشہور کروڑپتی مسٹر کارنیگی دو آنہ یومیہ مزدوری پاتا تھا، اور اس قلیل اُجرت پر وہ صبح سے شام تک کام کیا کرتا تھا،

مسٹر چارلس اے سیل۔ مسٹر سیل کی عمر اب ۴۰ سال کی ہے اور اس کی سالانہ آمدنی ۴۰ لاکھ روپیہ ہے یہ خوش نصیب شخص اپنے بچپن کے زمانہ میں گاڑیبان تھا۔

مسٹر ڈبلو ایس آسٹریٹن۔ مسٹر آسٹریٹن شاہ طلا کے نام سے موسوم ہے بچپن میں وہ ایک بڑھئی کے ہاں نوکر تھا، اس کے بعد اس نے کلرکی اختیار کی، اور بالآخر پھر چھوٹی چھوٹی چیزوں کی تجارت کی، اور پھر اس نے ایک سونے کی کان کا جو اُسی نے دریافت کی تھی، ٹھیکہ لیا جس سے اس کی آمدنی ۳۰ لاکھ روپیہ ماہوار کی ہوگئی، اور اب تو اس کی آمدنی اس سے کہیں زیادہ ہے۔

مسٹر جاز جے ہل۔ مسٹر جاز جے ہل ایک غریب بیوہ کا لڑکا ہے اوّل میں وہ کلرک تھا، پھر لکڑیاں ڈھونے کی مزدوری کرنے لگا، وہ اپنے سر پر لکڑیاں لاد کر جہاز پر پہنچایا کرتا تھا، اب وہ کروڑپتی ہے۔

مسٹر سی پی رونس۔ مسٹر رونس جواب کروڑپتی ہے بچپن میں ایک گودام میں قلی کا کام کرتا تھا اور کل تین روپیہ دو آنہ فی ہفتہ یعنی ۱۲ ماہوار اسکا معاوضہ تھا۔

مسٹر جیمس ڈایل۔ مسٹر جیمس ڈایل پورٹ لینڈ کی سونے کی کان کا مالک ہے جس کی یک مشت قیمت ۱۵ کروڑ مل رہی ہے، مگر وہ اس کے فروخت کرنے پر راضی نہیں ہے اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے، کہ اس کے پاس کس قدر دولت ہے اس شخص نے ابتدا میں عطار کی دکان پر کلرکی کی ہے اس کے بعد اس نے سونے کی کان کیلئے تقدیر آزمائی کی اور کامیاب ہوگیا۔

اسی طرح ہندوستان میں بھی کئی ایسے اشخاص نکلینگے جو پہلے غریب تھے اور پھر دولت مند ہوگئے (ماخوذ)

دانتوں کی حفاظت

واضح ہو کہ پچاس فیصدی بیماریاں جن میں انسان اکثر مبتلا رہتا ہے منہ کے راستے سے جسم میں داخل ہوتی ہیں اسی لئے منہ کو جسم کا دروازہ کہا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دانتوں اور منہ کی صفائی نہایت ضروری ہے، اس کیلئے مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے،

۱۔ کھانا کھانے کے بعد ہمیشہ دانت اچھی طرح صاف کر لینے چاہئیں، اگر ایسا نہ کیا جائیگا، تو کھانے کے چھوٹے چھوٹے ذرّے دانتوں میں پھنسکر رہ جائیں گے، اور رفتہ رفتہ ان کے سڑنے سے ایک خاص قسم کا تیزاب بننے لگیگا، جو کہ دانتوں اور مسوڑھوں کو سخت نقصان پہنچائیگا۔

۲۔ رات کو سونے سے پہلے دانت اچھی طرح صاف کر لینے چاہئیں، اگر ایسا نہ کیا جائے، تو دانتوں کی درزوں میں جو کھانے کے ٹکڑے رہ جاتے ہیں وہ رات بھر پڑے آسانی سے تیزاب میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جو کہ نہ صرف دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ مسوڑھوں پر چھالے ڈال دیتا ہے، ان آبلوں سے اکثر مواد نکلتا رہتا ہے اور کھانے کے ساتھ معدہ میں پہونچکر بدہضمی کا باعث ہوتا ہے۔

۳۔ روز صبح ضروریات سے فارغ ہو کر منجن یا داتن سے دانت ضرور صاف کرنے چاہئیں، نیم یا ببول کی داتن کرنے سے دانت مضبوط اور صاف رہتے ہیں اور بہت سی بیماریاں دور رہتی ہیں۔

۴۔ اگر ٹوتھ پاؤڈر اور ٹوتھ برش سے دانت صاف کرنے کی عادت ہو تو چاہیئے کہ برش کو صاف رکھا جائے، اور وقتاً فوقتاً اسے کسی اینٹی سیپٹک سے یا صابن سے صاف کیا جائے، دانت صاف کرتے وقت برش کو آہستہ آہستہ اوپر نیچے چلانا چاہیئے۔

۵۔ جن لوگوں کے دانت صاف نہیں رہتے ان کے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے، اور خراب ہوا پھیپھڑوں میں پہنچکر صحت کو سخت نقصان پہنچاتی ہے۔

۶۔ جو لوگ دانت صاف نہیں کرتے ان کے دانتوں میں اکثر کیڑا لگ جاتا ہے۔ دانت سڑنے لگتا ہے جس کے سبب سے دانت میں درد ہونے لگتا ہے دانت یا داڑھ کا درد دُور کرنے کیلئے کاربولک ایسڈ ذرا سا اس کی جڑ پر رکھ دینا چاہیئے درد میں فوراً کمی ہوگی۔

۷۔ اگر دانتوں میں کیڑا لگ جائے یا دانتوں کی اور کوئی بیماری ہو جائے، تو فوراً کسی قابل دندان ساز سے علاج کروانا چاہیئے، اگر دانتوں کے درمیان بڑا درز ہوگیا ہو تو اسے کسی تجربہ کار دندان ساز سے بھروا لینا چاہیئے۔

۸۔ جہاں تک ہو سکے، ناک سے سانس لی جائے منہ سے سانس لینے سے جبڑے خراب اور بدشکل ہو جاتے ہیں

۹۔ اکثر بچے دانتوں سے ہاتھ کے ناخن چباتے رہتے ہیں، یہ ایک نہایت مضر اور خراب عادت ہے اسی سے دانتوں اور جبڑوں کی شکل خراب ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کھانے کی سخت چیزیں مثلاً چنا، سپاری، گنا وغیرہ کھانے اور چبانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

۱۱۔ کھانا خوب چبا کر کھانا چاہیئے ایسا کرنے سے منہ کا لعاب Saliva کھانے کے ساتھ مل جاتا ہے، جس سے کھانا جلد ہضم ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ بادام اور ثابت سپاری دانت سے ہرگز نہ توڑنی چاہیئے۔

۱۳۔ اگر دانت کھودنے کی ضرورت ہو تو چاقو یا پن وغیرہ سے ہرگز نہ کھودنا چاہیئے، نیم، ببول یا کسی اور لکڑی کی چھوٹی چھوٹی قلمیں استعمال کرنی چاہئیں یا جاپانی ٹوتھ پک استعمال کریں۔

۱۴۔ جو لوگ روزانہ دانت صاف نہیں کرتے اُن کے دانتوں پر مسوڑھوں کے پاس بھورے رنگ کا سخت

مادہ Tartar جمع ہو جاتا ہے رفتہ رفتہ یہ بڑھتا جاتا ہے، اور مسوڑھے دور ہٹتے جاتے ہیں اور دانتوں کی جڑیں دکھلائی دینے لگتی ہیں۔ اس ٹارٹر کو فوراً چاقو وغیرہ سے کھرچ کر ہٹا دینا چاہیئے، اور اس کے بعد ہر روز دانتوں کو داتون یا منجن سے برابر صاف کرنا چاہیئے۔ تاکہ دوبارہ ان پر ٹارٹر نہ جم جائے۔

۱۵۔ منہ اور دانت صاف کرتے وقت کبھی کبھی نمک کا پانی بھی استعمال کرنا چاہیئے۔

۱۶۔ کوئی زیادہ گرم یا زیادہ ٹھنڈی چیز کھانی پینی نہ چاہیئے۔

۱۷۔ پانی سے دانت صاف کرتے وقت پانی دانتوں کی دراڑوں میں سے نکالنا چاہیئے، تاکہ دانتوں میں پھنسے ہوئے کھانے کے ٹکڑے پانی کے ساتھ باہر نکل جائیں۔

۱۸۔ عالم پیری میں اکثر لوگوں کو دانتوں کی شکایت رہتی ہے، اگر شروع سے دانتوں کی حفاظت کی جائے تو تمام عمر دانت مضبوط رہیں، والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو دانتوں کی حفاظت کی اہمیت سمجھائیں۔ اور انھیں روزانہ دانت صاف کرنے کے عادی بنائیں ؎

آریہ سماج کی موجودہ حالت اور مستقبل

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے خیالات

یورپ امریکہ میں آریہ سماج کا پرچار کرنے کے بعد مہتہ جیمنی جی حال ہی میں بھارت ورش میں واپس آئے ہیں اور آپ نے مختلف آریہ سماجوں کا دورہ کیا ہے آپ کا ایک مضمون پرکاش میں شائع ہوا ہے جس کے چند ایک حصے ناظرین کی واقفیت کیلئے درج کئے جاتے ہیں۔ ان میں تقریباً ان ہی خیالات کا اظہار کیا ہے جنھیں غیر آریہ سماجی پیش کیا کرتے تھے، تو آریہ سماجی بھائی طیش میں آجایا کرتے تھے، ۲۶؍ ساون کے پرکاش میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

آریہ سماج کے مشن کی سپھلتا — بہت حاضری کے اکٹھا ہو جانے پر نہیں ہے نہ کسی سوسائٹی کی ترقی کا معیار صرف جتنا اکرتت کر لینے پر ہوا کرتا ہے، میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ آریہ سماج کا جو اثر اور عروج ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۸۹۱ء تک تھا اس کا اب عشر عشیر بھی نہیں رہا۔

آج چالیس برس کے عرصہ میں آریہ سماج میں حیرت انگیز انقلاب آگیا ہے، آج آریہ سماج میں نہ وہ جیون ہے نہ وہ سداچار ہے، نہ وہ پریم ہے،

میں نے اب چھ ماہ کی گشت میں دیکھا کئی سماجوں میں تو باہمی لڑائی جھگڑوں کے کارن تالے لگے ہوئے ہیں کئی سماجوں میں اس قدر تفرقہ بازی اور لڑائی جھگڑے ہیں کہ عدالتوں میں مقدمات چل رہے ہیں۔ کہیں کسی ادھکاری کی عزت محفوظ نہیں۔ جو چاہے دوسرے پر الزام لگا دے سالانہ انتخابوں پر کئی جگہ پولیس بلائی جاتی ہے کئی جگہ سالانہ انتخابات میں میونسپلٹی کی طرح ووٹ حاصل کئے جاتے ہیں، اگر کسی ایک ادھکاری کی مرضی کے خلاف انتخاب ہوتا ہے تو جھٹ دوسری سماج کھول لیتا ہے اگر دوسری سماج کھولنے کی شکتی نہیں تو اپنے ہم خیال لوگوں کو ساتھ لیکر آریہ سماج سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے یہاں تک کہ سالانہ جلسہ میں بھی شامل نہیں ہوتا، اور ویراگ کا سبق الاپنا شروع کر دیتا ہے جہاں تک میں نے انوبھو کیا ہے پنجاب اور پرانت میں نہیں دیگر صوبجات میں بھی بلکہ غیر ممالک میں بھی آریہ سماج بجائے سار وبھومک دہرم ہونے کے ایک سنستھا کی شکل میں قبول ہو رہا ہے اور بہت تھوڑے عرصہ میں ایسا تنگ اور محدود ہو جائیگا جیسے ہندوؤں کے دیگر فرقہ جات۔

اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج نے پلیٹ فارم پر تسلط حاصل کر لیا تھا، اور اس لئے انیک آریہ لوگ پھولے نہیں سماتے تھے، کہ لوگ ہمارے لیکچروں کو بڑے اشتیاق سے سنتے ہیں، مگر اب سناتن دہرم سبھا کے جلسوں پر بھی ویسی ہی حاضری ہوتی ہے جیسے آریہ سماج کے اُتسوں پر۔ کانگرس نے تو اب پلیٹ فارم پر پورا تسلط حاصل کر لیا ہے کوئی معمولی لیکچرار بھی آجائے، ہزاروں کا مجمع ہو جاتا ہے اسلئے اب آریہ سماج کو کانگرس کی پیروی کرنی پڑتی ہے اگر لیکچروں میں کانگرس کی چاشنی نہ ہو، تو لوگ سننے نہیں آتے، ایسا ہی آریہ سماج نے سکولوں کا جال بچھا کر لوگوں کی ہمدردی کھینچنے کیلئے اپنا وقت اور دھن اور طاقت سب کچھ خرچ کیا مگر اب وہ کشش بھی نہیں رہی۔ اب ہر ایک سوسائٹی اور فرقہ اپنے اپنے سکول قائم کر رہا ہے، پنجاب میں سناتن دھرم سبھا نے اس قدر بھاری اور جلدی ترقی کی ہے کہ سکولوں کی تعداد میں آریہ سماج کے پہلو بہ پہلو کھڑی ہو سکتی ہے ؎

KHILAFAT LIBRARY

"الفضل" قادیان کا خاتم النبیین نمبر

۲۶؍ اکتوبر کو سیرت النبی کے جلسے ہوں گے اس مبارک تقریب پر ہم "الفضل" کا ایک خاص نمبر شائع کرنے والے ہیں، جو گذشتہ سال سولہ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تھا اس خاص نمبر میں ملک وملت کے مشہور فضلاء و علماء و ادباء کے مضامین نظم ونثر حضرت سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے متعلق ہوں گے، کوشش کی جا رہی ہے کہ غیر مذاہب کے سربرآوردہ اہل قلم اصحاب کے مضامین بھی ہوں، برادران اسلام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر حضرت رسالت مآب کے مبارک نام کو بلند کرنے کی خدمت بجا لائیں، قیمت فی کاپی ۴؍ - تجارت پیشہ اشتہار بھجوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ؎

منیجر "الفضل" قادیان (پنجاب)

۷۸۶ ہو الکل یا معین

آٹھ کروڑ مسلمانوں کی ایک آواز ہونی چاہیئے

تمام داعیانِ اسلام اور جن کے قلب میں ملت کا درد ہے ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کی جب تک ایک آواز نہو، تب تک یہ فلاح اور بہبود کا منہ نہیں دیکھ سکتے، تمام داعیانِ اسلام کو چاہیئے کہ اپنے علاقہ کے تمام سیاسی، غیر سیاسی لیڈر اور علماء اور مشائخ اور امراء اور ملت کا درد رکھنے والے اصحاب کی ایک فہرست معہ پورا پتہ ارسال کریں۔

داعیانِ اسلام کا فرض ہے کہ نہایت سُرعت سے کام کریں، اعلان پڑھنے کے بعد ایک منٹ کی تاخیر ایک سال کی دیری کے برابر ہوگی

خادم کشفی شاہ نظامی پوسٹ بکس نمبر ۳۲۶ دکن

KHILAFAT LIBRARY

ایک ستّر سالہ بُوڑھے کی آواز

ہم ملیریا سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں اور ملیریا سے پیدا شدہ ناتوانی سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟

دوستو! ہندوستان کیلئے ملیریا بخار ایک خطرناک ڈائن سے کم نہیں یہ اپنے بعد جو کمزوری اور دیگر عوارض چھوڑ جاتا ہے وہ بسا اوقات تمام عمر کیلئے انسان کو زندہ درگور بنا دیتے ہیں، اکسیر البدن کا استعمال آپکو ملیریا کے حملہ سے محفوظ رکھیگا اور پھر ملیریا کے بعد جو کمزوری ہو جاتی ہے اسے دور کریگا، نہ صرف ملیریا کے لئے ہی یہ تریاق ہے بلکہ جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا بھی ایک ہی علاج ہے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے، اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں خود میری طرف ہی دیکھئے، میں ستّر سالہ بوڑھا ہوں، ہڈیوں کا پنجر ہو گیا تھا، مگر اس اکسیر البدن کے استعمال سے از سر نو جوان بن گیا، یہ میرا ہی تجربہ نہیں بلکہ ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں چنانچہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن منگوائی تھی، انھوں نے اس کو استعمال کیا اور ان کو اس سے بے حد فائدہ ہوا، میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں، ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد ارسال فرماویں"

قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے پانچروپے (صہ/) محصول ڈاک علاوہ

قادیان کے بزرگ توموتی سُرمہ ہی پسند کرتے ہیں

اس لئے آپ کو بھی یہی سرمہ استعمال کرنا چاہئے

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے - ناظر تالیف و تصنیف موتی سرمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو گکروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی، چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی، اس نے آپکا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا، جس سے اس کو بہت فائدہ ہوا، اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے میں یہ اطلاع اس لئے آپکو دیتا ہوں، تاکہ اور لوگ بھی موتی سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے سرمے استعمال کئے گئے، مگر کچھ فائدہ نہوا مگر آپ کے موتی سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی، اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہونچاتا ہوں، کہ اسے ضرور شائع کریں، تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل - ناظر ضیافت و سیکرٹری پروفیسر احمدیہ کالج تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے گکروں کی مدت سے شکایت تھی رات کو مطالعہ سے خارش، جلن، پانی بہنا یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے، آپ کے موتی سرمہ نے بہت فائدہ دیا، اللہ کریم آپ کو جزائے خیر دے"

ضعف بصر، گکرے، جلن، خارش چشم، پھولا، جالا، پانی بہنا، دھندھ، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند غرضیکہ یہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے، اگر فائدہ نہو تو اپنی قیمت فی الفور واپس لو، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور